174801 - پہلے خاوند کی اولاد پاس ہونے کی بنا پر خاوند اپنی بیوی کے اخراجات برداشت نہیں کرتا

سوال

میں نے تقریبا ڈیڑھ برس قبل اسلام قبول کیا اور الحمد للہ بعد میں شادی بھی کر لی، لیکن موجودہ خاوند کے بارہ میں مجھے چند ایك مشكلات ہیں: میں سولہ برس سے شادی شدہ ہوں اور میرے پہلے خاوند سے میرے دو بچے بھی ہیں، موجودہ خاوند کہتا کہ وہ میرے بچوں کا ذمہ دار نہیں، میں نے کبھی اس سے یہ مطالبہ نہیں کیا کہ وہ ان کے باپ کا بدل بنے، لیکن صرف اتنا ہے کہ وہ ان بچوں کے ساتھ نرمی کا برتاؤ تو کرے.
وہ ان کے ساتھ بالکل نرمی نہي کرتا اور یہ محسوس کرتا ہے کہ اس پر اصلا اس سلسلہ میں کچھ بھی واجب نہیں، بلکہ اس سلسلہ میں ساری ذمہ داری مجھ پر ہی ڈالتا ہے، میں جانتی ہوں کہ اس کے لیے میرے اخراجات واجب ہیں، لیکن وہ اس ذمہ داری کو ادا نہیں کرتا، بلکہ اس کا خیال ہے کہ اگر وہ مجھ پر خرچ کریگا تو یہ میری اولاد پر ہی خرچ ہے، اس لیے وہ خرچ نہیں کرتا، مجھی سمجھ نہیں آ رہی کہ میں اس مشکل کو کس طرح حل کروں، آیا وہ حق پر ہے یا نہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اللہ سبحانہ و تعالی کا شکر ہے جس نے آپ کو دین اسلام قبول کرنے کی توفیق نصیب فرمائی، اور دین اسلام کے لیے آپ کا سینہ کھولا، ہماری دعا ہے کہ وہ آپ اور آپ کی اولاد کی حفاظت فرمائے، اور آپ کا ایمان زیادہ کرے اور آپ کی ہدایت و توفیق میں زیادتی فرمائے.

دوم:

خاوند اپنی بیوی کی پہلی اولاد کی تعلم و تربیت اور دیکھ بھال کا ذمہ دار تو نہیں، لیکن اگر وہ بیوی کے ساتھ حسن سلوك اور احسان کرتے ہوئے ایسا کرتا ہے تو اسے اجروثواب حاصل ہوگا، اور اس کے ساتھ ساتھ مسلمان اولاد پر بھی احسان ہوگا جو دیکھ بھال اور تربیت کی بہت زیادہ محتاج ہے.

مزید فائدہ کے لیے آپ سوال نمبر (129377) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم:

خاوند پر اپنی بیوی کا اچھے طریقہ سے خرچ اور اس کے باقی اخراجات مثلا نان و نفقہ اور رہائش و لباس اور علاج معالجہ وغیرہ واجب ہے، خاوند کے لیے اس میں کوتاہی کرنا جائز نہیں، کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

مرد عورتوں پر نگراني و حاکم ہيں اس لیے کہ اللہ تعالی نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اور اس لیے کہ ان مردوں نے اپنا مال خرچ کیا ہے النساء (34).

اور ایك مقام پر اللہ رب العزت کا فرمان اس طرح ہے:

چاہیے کہ صاحب وسعت اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے، اور جس پر اس کا رزق تنگ کر دیا جائے تو اللہ کی جانب سے دیے گئے رزق میں سے خرچ کرنا چاہیے، اللہ تعالی کسی بھی نفس کو اس کی استطاعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا الطلاق (7).

اور حدیث میں بھی اس کی تاکید کی گئی ہے، معاویہ القشیری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی ایك پر اس کی بیوی کا کیا حق ہے ؟

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جب تم کھاؤ تو بیوی کو بھی کھلاؤ، اور جب تم لباس پہنو تو اسے بھی پہناؤ، اور چہرے پر مت مارو، اور اسے قبیح و بدصورت مت کہو، اور اپنے گھر کے علاوہ اس سے بائیکاٹ مت کرو "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2142) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1850) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

ابن رشد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" فقہاء اس پر متفق ہیں کہ بیوی کے خاوند پر حقوق میں بیوی کا نان و نفقہ اور لباس بھی شامل ہے؛ کیونکہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

اور جس کا بچہ ہو اس کے ذمہ ان (عورتوں) کا نان و نفقہ اور لباس اچھے طریقہ پر ہے .

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" تم پر ان عورتوں کا نان و نفقہ اور لباس اچھے طریقہ سے ہے "

اور اس لیے بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند رضی اللہ تعالی عنہا کو فرمایا تھا:

" اتنا کچھ لے لیا کرو جو تمہیں اور تمہارے بچے کو کافی ہو "

نان و نفقہ کے وجوب پر سب فقہاء کا اتفاق ہے " انتہی

دیکھیں: بداية المجتهد و نهاية المقتصد (2 / 44).

بیوی کے پہلے خاوند سے بچے ہونے کی بنا پر موجودہ خاوندج کو بیوی کے خرچ میں کمی کرنے کا حق نہیں، بلکہ اگر وہ بچے اپنی ماں کے ساتھ گھر میں رہتے ہیں اور کھانے میں شریك ہیں اور خاوند ان کو کھانا وغیرہ دینے پر راضی نہیں تو بیوی اپنی جانب سے بچوں کے کھانے پینے کا خرچ خاوند کو ادا کر دے، اور اسے گھر کے اخراجات میں لگا دے اور اسی طرح ماں اپنے پہلے بچوں کے علاج معالجہ اور لباس کا بھی خرچ برداشت کرے، لیکن خاوند اپنی بیوی کی ساری ضروریات پوری کریگا.

اور اگر خاوند بیوی کے بچوں کو اپنے ساتھ نہیں رہنے دیتا، اور رہائش کے اخراجات طلب کرتا ہے تو اسے مطالبہ کا حق ہے، مثلا گھر میں ان کے لیے ایك کمرہ مخصوص کر دے اور وہ بچے اس کمرہ کا کرایہ ادا کر دیا کریں.

حاصل یہ ہوا کہ آپ کا خرچ تو آپ کے خاوند کے ذمہ لازم ہے، اور آپ کے پہلے خاوند کے بچے اگر آپ کے ساتھ کھانے پینے اور رہائش میں شریك ہوتے ہیں اور آپ کا خاوند ان کے اخراجات برداشت کرنے سے انکار کر دیتا ہے تو آپ کو ان کے اخراجات ادا کرنا ہونگے.

لیکن اس کے لیے آپ دونوں افہام و تفہیم کی فضا میں بات چیت کریں اور محبت و الفت کے ساتھ آپس میں سمجھوتہ کر لیں اور اللہ تعالی نے حسن سلوك کا حکم دیا ہے اس کو مد نظر رکھتے ہوئے اس مسئلہ کو حل کرنے کی کوشش کریں.

اس بات کا ادراك ہونا چاہیے کہ انسان جو کچھ خرچ کرتا ہے اللہ اسے اس کا اجروثواب ضرور دےگا وہ ضائع نہیں ہوتا، بلکہ ایك نیکی تو دس نیکیوں کے برابر ہو جاتی ہے، اور پھر اللہ جسے چاہے اس سے بھی زیادہ ثواب عطا کرتا ہے.

یہ یاد رکھیں کہ ہر جاندار پر خرچ کرنا اجروثواب کا باعث ہے اور پھر اگر چھوٹے بچے ہوں تو ان کے اخراجات اور ضروریات پوری کرنے کا ثواب کتنا ہوگا ؟

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالی آپ دونوں کی اصلاح فرمائے اور آپ کے حالات کو سدھارے، اور آپ دونوں کو خیر و بھلائی پر جمع فرمائے.

واللہ اعلم .